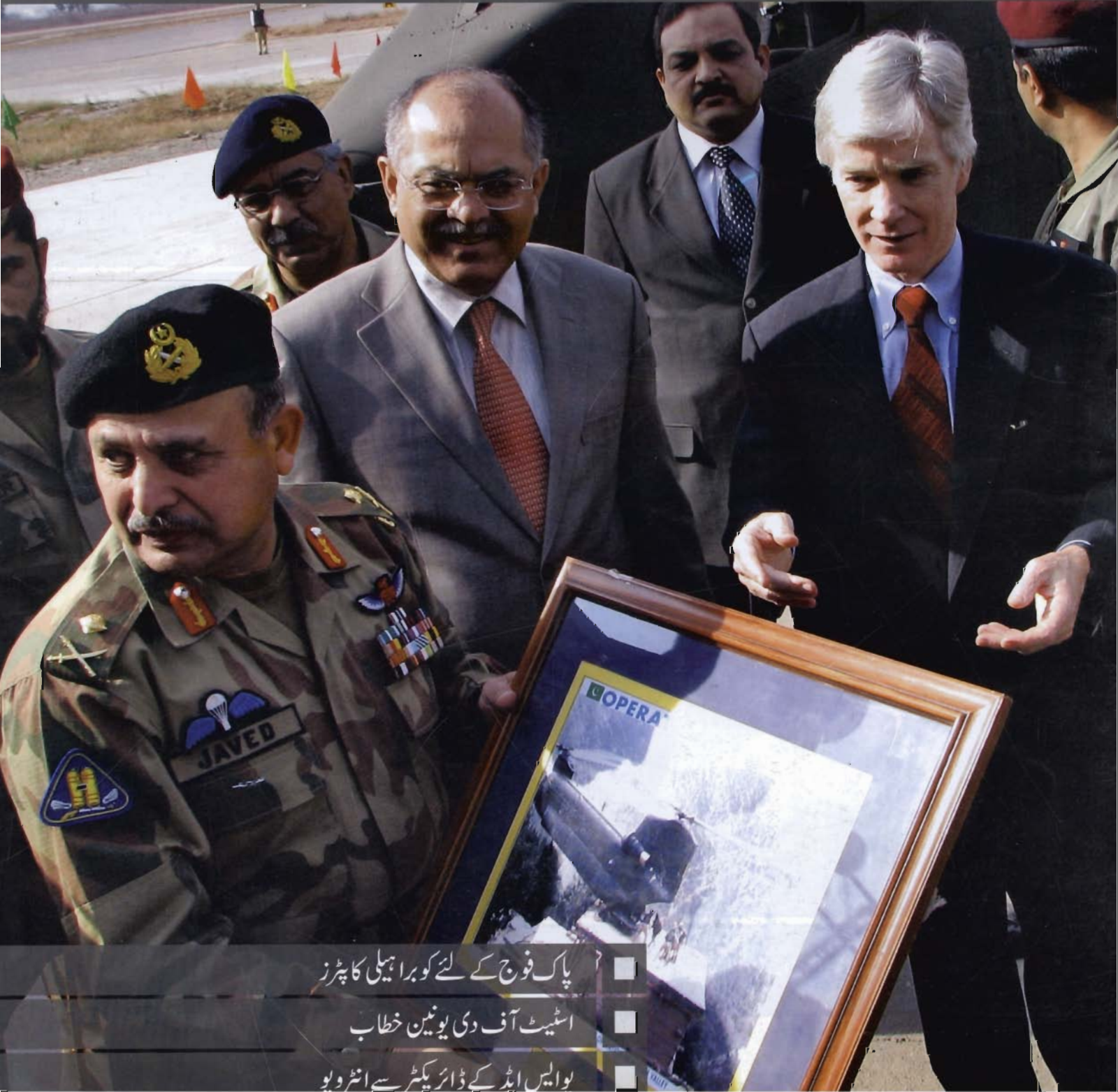


خبیر و نظر

فروری 2007ء

شائع کردہ - سفارت خانہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ



پاک فوج کے لئے کوبرا ہیلی کاپٹرز

اسٹیٹ آف دی یونین خطاب

ہوائی اڈے کے ڈائریکٹر سے انٹرویو



امریکی کانگریس کا ایک وفد نونٹن سٹیپیکرینسی پیلوسی کی زیر قیادت راولپنڈی میں صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف سے ملاقات کر رہا ہے۔ (فونو پی آئی ڈی)



امریکی وزیر دفاع رابرٹ گئیس راولپنڈی میں صدر جنرل پرویز مشرف سے ملاقات کر رہے ہیں۔ (فونو پی آئی ڈی)



فہرست مضامین

- 4 قارئین خبر و نظر کے خطوط
- 5 صدر بوش کے اعلیٰ آف دی یونین خطاب سے اقتباسات
- 6 یو ایس ایڈ کے مشن ڈائریکٹر جو ناٹھن ایڈلن کا انٹرویو
- 9 پاک بحریہ کو امریکی اورین طیارے کی فراہمی
- 10 لاہور میں امریکی تاریخ کے کورس کا انعقاد
- 11 پشاور یونیورسٹی میں امریکی اعلیٰ تعلیم کے بارے میں مباحثہ
- 12 ۲۰۰۸ کیلئے ۶۰ اہل برائیت وظائف کا اعلان
- 14 امریکی جدت پسند بھی ہیں اور روایت پسند بھی
- 16 فونو گیلری
- 17 امریکہ کی جانب سے پاک فوج کو آٹھ کوربراہیلی کاپٹروں کی فراہمی
- 18 امریکی سفارتکار کا فاطمہ جناح یونیورسٹی میں لیکچر
- 19 فروری - امریکی سیاہ فام باشندوں کی تاریخ کا مہینہ
- 20 سفیر امریکہ کا اپنا کانفرنس سے خطاب

اردو سرورق

آرمی ایوی ایشن کے ممبر جنرل جاوید اسلم
امریکی سفیر راکن سی کرو کو شینوک ہیلی کاپٹر کی
تصویر پیش کر رہے ہیں جس میں یہ ہیلی کاپٹر
ایک زلزلہ زدہ علاقہ میں ایک مکان کی چھت پر
امدادی سامان اتار رہا ہے۔
(فونو نظر)

شائع کردہ

شعبہ تعلقات عامہ
سفارت خانہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ
رمنہ-5، ڈیپو بینک انکلیو، اسلام آباد

فون: 051-2080000 فیکس: 051-2278607

ای میل: infoisb@state.gov

ویب سائٹ: http://islamabad.usembassy.gov

ایڈیٹر ان چیف

ایلیزبتھ او-کولٹن

پریس اتاشی
سفارتخانہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ

خبر و نظر

کے خطوط

■ امریکہ شناسی

”خبر و نظر“ کے مطالعہ سے امریکہ شناسی میں بیحد مدد ملتی ہے اور عالمی سطح پر امریکہ کی پالیسیوں کو سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔ خاص طور پر پاکستان جیسے ترقی پزیر ملک کے سماجی اور اقتصادی میدان میں امریکہ کی دلچسپی اور عملی تعاون کی بھرپور تصویر ملتی ہے۔ امریکہ میں عید اور زلزلہ زدگان کی امداد اور زلزلہ زدہ علاقوں میں تعمیر نو کے سلسلہ میں مضامین لائق ستائش ہیں۔ ظاہری تزئین و آرائش، خوبصورت رنگین تصاویر، عمدہ کاغذ، دیدہ زیب طباعت اور متنوع اور وقیح مضامین کے سبب یہ جریدہ باشعور اور تعلیم یافتہ طبقہ میں بیحد مقبولیت کا حامل ہے۔

فدائے اطہر (بہاولپور)

■ تسکین

”خبر و نظر“ کو پا کر ایک لطیف سا احساس ہوا اور پڑھ کر ان جذبات کو تسکین حاصل ہوئی کہ جیسے ہمارے دلوں میں امریکی عوام اور انکی لیڈر شپ کے لیے محبت ہے، اسی طرح وہ بھی ہم سے محبت کرتے ہیں۔ دعا ہے کہ تا قیامت یہ محبتیں اسی طرح قائم و دائم رہیں۔ میری جانب سے آپ کو، تمام قارئین کو کرمس اور نیا سال مبارک ہو۔

ثمینہ اقبال بیس (چکوال)

■ منفرد

پچھلے دنوں آپ کا موثر جریدہ ”خبر و نظر“ پر پس کلب بھیرہ میں نظر سے گزرا اور پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ اس سے پیشتر دوسرے کئی ممالک کے جرائد اور معلوماتی لٹریچر پڑھنے کا اتفاق بھی ہوتا رہا ہے لیکن ”خبر و نظر“ کو ان سب سے منفرد پایا۔ مختلف معلوماتی مضامین، پاک امریکہ تعلقات کے بارے میں حقائق اور امریکہ کے بارے میں مختلف النوع معلومات اپنی مثال آپ تھیں۔ ان میں صحافتی زبان کی چاشنی بھی تھی اور معلومات بھی بہت دلچسپ انداز میں قارئین تک پہنچائی گئی تھیں۔ غرضیکہ آپ کا شائع کردہ جریدہ مکمل طور پر پڑھے بغیر نہ چھوڑا۔

امتیاز الہی مرزا (بھیرہ)

■ ڈرائنگ روم میں

ایم این اے چوہدری قمر زمان کے ڈرائنگ روم میں آپ کا میگزین دیکھا۔ تحریریں اور گیٹ اپ اچھا لگا۔ اگر ممکن ہو تو ایک اعزازی کاپی ارسال کر دیا کریں تاکہ امریکہ کے بارے میں معلومات ملتی رہیں۔

شاہد جاوید (گجرات)

■ کامیاب

میں ایک کالج میں اردو کا لیکچرار ہوں۔ کل ایک دوست کے ہاں ماہنامہ ”خبر و نظر“ دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ یقیناً جانے کہ موجودہ دور کے تقاضوں کے مطابق ہے اور قارئین کو معلومات فراہم کرنے میں کامیاب ہے۔

ممتاز حسین ناروی (سکر دوہلستان)

■ انتظار کی آگ

جن دنوں ”خبر و نظر“ آنا ہوتا ہے انتظار کی آگ دو آتشہ ہو جاتی ہے۔ آرٹ پیپر پر چھپا یہ خوبصورت پرچہ پہلی نظر میں ہی اپنی جانب متوجہ کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ تازہ شمارے میں بھی مضامین باکمال ہیں۔ امریکہ مسلسل زلزلہ زدگان کی مدد کر رہا ہے اور ”خبر و نظر“ بھی متواتر اس کی رپورٹنگ کر رہا ہے۔ یہ خوش آئند بھی ہے اور ساتھ ساتھ حیران کن بھی کہ امریکہ کس قدر مدد کر رہا ہے۔

سموئیل فضل حجاب (بہاولپور)

■ بہترین اقدام

چند ماہ قبل زلزلہ کشمیر میں امدادی سرگرمیوں کے دوران ماہنامہ ”خبر و نظر“ کے چند شمارے گورنمنٹ ڈگری کالج چکاکاری لاہور میں نظروں سے گزرے۔ مختصر مطالعہ کے بعد بڑی خوشی محسوس ہوئی کہ دونوں ملکوں کے عوام کو آپس میں قریب لانے کیلئے یہ بہترین اقدام ہے۔ جنوبی ایشیا میں جمہوریت، آزادی اور قانون کی حکمرانی کے ساتھ ساتھ نفرت، انتہا پسندی اور دشمنگری کے خلاف امریکی اقدامات قابل تحسین ہیں۔ امریکی انتظامیہ کی جانب سے زلزلہ کشمیر کے متاثرین کی بحالی اور امداد کیلئے کئے گئے ہر ممکنہ تعاون پر شکر یہ اور مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

ڈاکٹر عبدالرحمن ناصر (بہاولپور)

■ ٹھوس اور تعمیری

آپ کا خوبصورت اور معلوماتی رسالہ باقاعدگی سے مل رہا ہے جس سے امریکہ کے بارے میں ٹھوس اور تعمیری معلومات مل رہی ہیں۔ حالیہ شمارہ پرینٹنگ کی غلطیوں سے بھرا ہوا تھا۔ چند مضمون تو پڑھے جانے سے قاصر تھے۔ امید ہے آپ اس کوتاہی کو نہیں دہرائیں گے۔ بہر حال اس رسالہ کو اور بھی دلچسپ بنایا جاسکتا ہے۔ مثلاً امریکہ کے نامور مصوروں اور کارٹونسٹ حضرات کے منتخب کارٹون بھی چھاپے جاسکتے ہیں تاکہ ہمیں امریکہ کے تخلیقی کام کا موازنہ کرنے میں بھی آسانی ہو۔

جاوید اقبال کارٹونسٹ (لاہور)



(AP Photo: Larry Downing, Pool)

دہشت گردی کے خلاف عالمی جنگ

صدر ریش کے
اسٹیٹ آف دی یونین خطاب
2007ء سے اقتباسات

ہم تمام لوگوں کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی ذمہ داری نہیں ہو سکتی کہ ملک کے عوام کو خطرے سے محفوظ رکھا جائے۔ پانچ سال پہلے ہم نے دردناک مناظر دیکھے اور وہ دکھ محسوس کیا، جو دہشت گرد پہنچا سکتے ہیں۔ ہمیں صورتحال کا جائزہ لینے کا موقع ملا ہے اور ہم نے وطن کی حفاظت کے لئے بہت سے اقدامات کئے ہیں۔ ہمیں اچھی طرح معلوم ہے کہ گیارہ ستمبر کی صبح کے خوفناک مناظر دہشت گردوں کے عزائم کی ایک ہلکی سی جھلک تھی۔ ہمیں ان دہشت گردوں کا سدباب کرنا ہوگا۔

تصادم کے اسباب کیا ہیں اور اس سے نمٹنے کے لئے ہم نے کیا لائحہ عمل اختیار کیا، اس پر بحث جاری ہے۔ جب ایک عظیم جمہوری ملک کو عظیم سوالات درپیش ہوتے ہیں تو اس طرح کے بحث مباحثے ضروری ہو جاتے ہیں لیکن ایک سوال طے کر لیا گیا ہے کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ جیتنے کے لئے ہمیں دشمن کے سر پر پہنچنا ہوگا۔

شروع سے ہی امریکہ اور اس کے اتحادی جارحانہ رویہ اختیار کرتے ہوئے اپنے عوام کی حفاظت کر رہے ہیں۔ دشمن کو معلوم ہے کہ وہ زمانے گزر گئے، جب اُسے محفوظ ٹھکانے مل جاتے تھے، وہ آسانی سے ایک جگہ سے دوسری جگہ آ جا سکتا تھا، اُسے مسلسل پیسہ ملتا رہتا تھا اور آسانی سے جہاں چاہتا، رابطے کر لیتا تھا۔ 9/11 کے بعد دہشت گردوں کی یہ تمام سہولتیں چھین چکی ہیں۔

ہمارے دشمنوں کے ارادے ڈھکے چھپے نہیں۔ وہ اعتدال پسند حکومتوں کا تختہ الٹ کر اپنے لئے ایسے محفوظ ٹھکانے بنانا چاہتے ہیں، جہاں سے امریکہ پر نئے حملے کرنے کے لئے منصوبے تیار کر سکیں۔ امریکی باشندوں کو دہشت زدہ کر کے اور انھیں قتل کر کے وہ ہمیں اس بات پر مجبور کرنا چاہتے ہیں کہ ہم دُنیا بھر سے پسپا ہو جائیں اور آزادی کے نصب العین سے دستبردار ہو جائیں۔ اس طرح وہ اپنی پسند کی رائے مسلط کرنے اور آمرانہ نظریہ عام کرنے میں آزاد ہوں گے۔

آج ہم دہشت گردی کے خلاف جو جنگ لڑ رہے ہیں، اس کا سلسلہ آئندہ نسلوں تک بھی جاری رہے گا اور جب ہم اور آپ اپنی ذمہ داریاں دوسروں کے حوالے کر دیں گے، اس کے بعد بھی طویل عرصہ تک یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ یہی وجہ ہے کہ مل جل کر کام کرنا بہت اہمیت رکھتا ہے تاکہ ہماری قوم کو اس جنگ میں فتح و کامرانی حاصل ہو۔ دونوں پارٹیوں اور دونوں فریقوں کو ایک دوسرے سے قریبی صلاح مشورہ کرتے ہوئے کام کرنا ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ ہمیں دہشت گردی کے خلاف جنگ کے لئے ایک خصوصی مشاورتی کونسل قائم کرنے کی تجویز پیش کر رہے ہیں، جو دونوں سیاسی جماعتوں سے تعلق رکھنے والے کانگریس کے لیڈروں پر مشتمل ہو۔ ہم امریکہ کو درپیش ہر چیلنج سے نمٹنے کے لئے امریکی موقف کی تیاری کے بارے میں تبادلہ خیال کریں گے۔ ہم بیرون ملک اپنے دشمنوں کو دکھا دیں گے کہ ہم ان کے خلاف فتح حاصل کرنے کے نصب العین کے لئے متحد ہیں۔

امریکیوں کو اعتماد ہونا چاہئے کہ اس جدوجہد کے مثبت نتائج برآمد ہوں گے۔ کیونکہ ہم اس جدوجہد میں تنہا نہیں ہیں۔ ہم نے ایک سفارتی حکمت عملی اپنا رکھی ہے، جس کا مقصد یہ ہے کہ انتہا پسندی کے خلاف جنگ میں پوری دنیا کو اپنے ساتھ شریک کیا جائے۔

یو ایس ایڈ

مقامی اشتراک کاروں کے ساتھ مل کر کام کر رہا ہے

جوناتھن ایڈلٹن

یو ایس ایڈ کے مشن ڈائریکٹر کی "خبر و نظر" سے بات چیت

سوال: آپ پاکستان میں پلے بڑھے اور آپ نے زندگی کے ابتدائی ماہ و سال مری کی پرفضا پہاڑیوں پر گزارے۔ آپ آج کے مری کو 1960ء کی دہائی کے مری سے کیسے موازنہ کرتے ہیں؟

جواب: مری یقیناً بہت پھیل گیا ہے۔ دراصل میں 1957ء کو مری میں کشمیر پوائنٹ کے قریب ایک پہاڑی پر تعمیر گھر روک اتج میں پیدا ہوا۔ اس وقت مری ایک چھوٹا اور نسبتاً پرسکون قصبہ تھا۔ اب بلاشبہ مری کہیں بڑا ہو چکا ہے اور نہ صرف گرمیوں بلکہ سال بھر کے دوران بے شمار سیاح یہاں آتے ہیں۔ تاہم پھر بھی پہاڑیوں کی جانب نظارے حسین ہیں۔ پاکستان کے بہت سے علاقے بے انتہا خوبصورت ہیں اور وہاں کی مقامی آبادی اور حکومت کو چاہیے کہ ان مقامات کو نہ صرف برقرار رکھا جائے بلکہ ان کی خوبصورتی بھی برقرار رکھی جائے۔

سوال: پاکستان کی ثقافت اور تہذیب کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ یہ ثقافتی لحاظ سے بڑا بھرپور ملک ہے اور اس کے رسم و رواج کراچی سے چترال کی وادی اور درہ خیبر تک نہایت متنوع ہیں۔ آپ کو یہاں کی کونسی رسم سب سے زیادہ اچھی لگی؟

جواب: اگرچہ میرا زیادہ تر بچپن مری کے ایک بورڈنگ اسکول میں گزرا۔ جبکہ میرے والدین بالائی سندھ میں شکار پور میں رہتے تھے جس سے مجھے ملک کے اس حصہ سے آشنا ہونے کا بھی موقع ملا۔ بچپن میں، میں اکثر اوقات مونجھو ڈارو جاتا تھا جس سے مجھے وادی سندھ کی تہذیب سے دلچسپی پیدا ہوئی۔ لڑکپن میں جن دیگر مقامات پر گیا ان میں روہڑی اور سکھر کے قریب دریائے سندھ میں ایک جزیرہ سدھ بیلوشال ہیں جو اس قدیم دور کی تہذیب کے عکاس ہیں۔

میں پاکستان کے بعض دور افتادہ مقامات کے دوروں کو بھی یاد کرتا ہوں جن میں رانی کوٹ اور کوٹ ڈیگی کے قلعے، بلوچستان سے ملحقہ کیرتھر کے پہاڑی سلسلے، ایک بس کی چھت پر بیٹھ کر درہ خیبر کا سفر اور کوئٹہ کے پس منظر میں نجر پہاڑ کوہ مردار کی کوہ پیائی شامل ہیں۔ بلاشبہ پاکستان کے شمالی علاقے خصوصی توجہ کا مرکز ہیں۔ میرے خیال میں چترال اور ہنزہ کی وادیوں کا شمار نئے زمین پر خوبصورت ترین مقامات میں ہوتا رہے گا۔ پاکستان کی جغرافیائی خوبصورتی سے قطع نظر یہاں کی متنوع ثقافت بھی متاثر کن ہے اور پاکستان کے بطور ایک ملک پر کشش پہلوؤں کی عکاس ہے۔

سوال: آپ اردو بول اور پڑھ سکتے ہیں۔ کیا کبھی آپ کو اردو ادب پڑھنے بالخصوص شاعری اور افسانے پڑھے ہیں؟ اگر پڑھے ہیں تو آپ اس کا امریکی ادب سے کیسے تقابلی جائزہ لیں گے؟

جواب: میں نے باقاعدہ رسمی طور پر تو اردو ادب کا مطالعہ نہیں کیا۔ تاہم میں نے برسوں تک اردو شاعری کو نہایت دلچسپی سے پڑھا ہے۔ فیض احمد فیض کی بعض نظمیں نہایت متاثر کن اور زبردست ہیں۔ انہوں نے غالباً ہر موقع کیلئے اشعار کہے ہیں۔ مجھے 1980ء کی دہائی کے اوائل میں فیض



پاکستان میں یو ایس ایڈ کے مشن ڈائریکٹر جوناتھن ایڈلٹن نے 1985ء میں پاکستان میں یو ایس ایڈ میں بطور اسٹنٹ پروگرام آفیسری حیثیت سے شمولیت اختیار کی۔ وہ یمن، جنوبی افریقہ، وسط ایشیا اور اردن میں پروگرام آفیسری حیثیت سے خدمات سرانجام دے چکے ہیں۔ قبل ازیں وہ منگولیا میں یو ایس ایڈ کے مشن ڈائریکٹر کی حیثیت سے خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ وہ کمبوڈیا میں مشن ڈائریکٹر کے منصب پر بھی کام کر چکے ہیں۔

یو ایس ایڈ میں شمولیت اختیار کرنے سے قبل ایڈلٹن کچھ عرصہ تک عالمی بینک، کالینگی اینڈ وینٹ فار انٹرنیشنل ایفیر ز اور یو ایس انفارمیشن ایجنسی کے لئے کام کرتے رہے ہیں۔

ایڈلٹن نے نارتھ ویسٹرن یونیورسٹی سے صحافت میں بی ایس سی کیا ہے۔ انہوں نے ٹینس یونیورسٹی میں فلپز اسکول آف لاء اینڈ ڈپلومیسی سے ایم اے اور پی ایچ ڈی کی ہے۔ وہ دو کتابوں Some Far and Distant Place (مطبوعہ یونیورسٹی آف جارجیا پریس) اور

Undermining the Cneter (مطبوعہ آکسفورڈ یونیورسٹی پریس) کے مصنف ہیں اور ان کے مضامین مختلف تعلیمی اور پیشہ ورانہ جریدوں میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ جوناتھن ایڈلٹن پاکستان کے شہر مری میں پیدا ہوئے اور پلے بڑھے۔ وہ اردو اور ہندی روانی سے بولتے ہیں۔ گزشتہ دنوں "خبر و نظر" نے ان سے یو ایس ایڈ کے منصوبوں اور ان کی ذاتی زندگی کے حوالے سے بات چیت کی جو نذر یقارین ہے۔

فیض احمد فیض کی نظمیں متاثر کن اور زبردست ہیں



(فوزیہ اختر)

اعلیٰ تعلیم یافتہ ارکان اسمبلی کو قانون سازی کے عمل اور حکمرانی کے بارے میں مزید تعلیم کی ضرورت ہے؟

جواب: قانون سازی کے عمل کے متعلق بین الاقوامی تجربہ ہمیشہ کارآمد ہوتا ہے۔ امریکہ میں ارکان کانگریس کو ایسے معاملات کے متعلق اپنے فہم کو بڑھانے کیلئے مواقع دستیاب ہوتے ہیں جو ہر وقت عوام سے متعلق ہوں۔ ہم پاکستان میں اس تجربہ کو شیئر کرنا چاہیں گے۔ درحقیقت جمہوریت کے میدان میں ہمارے اپنے پروگرامز قومی و صوبائی اسمبلیوں میں کام کرنے اور ارکان اسمبلیوں کی معاونت کرنے اور اس کے ساتھ ساتھ ان کمیٹیوں میں جن میں وہ کام کرتے ہیں کیلئے نوجوان پاکستانیوں کے انٹرن شپس پروگرام شروع کرنے میں معاون ثابت ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ، ہم پاکستان میں مقننہ کے شعبہ کو انٹرنیٹ تک رسائی اور عوام کے حوالے سے پالیسی امور میں وسیع تر تجربے کے ذریعہ مستحکم کر رہے ہیں۔

سوال: امریکی ادارہ برائے بین الاقوامی ترقی (یو ایس ایڈ) پاکستان میں تعلیم کی بہتری کیلئے ترقیاتی امداد فراہم کر رہا ہے۔ کیا آپ ملک کے پس ماندہ اور دور دراز کے علاقوں میں جاری کاموں اور منصوبوں پر روشنی ڈالیں گے؟

جواب: بنیادی تعلیم ایسی اساس ہے جس پر تمام معاشرہ کی بنیاد رکھی جاتی ہے۔ یو ایس ایڈ پاکستان میں اپنے قومی اور صوبائی اشتراک کاروں کے ساتھ مل کر درس و تدریس کو مستحکم کرنے، معیار کو بلند کرنے اور اسکولوں کے انتظام و انصرام میں والدین اور مقامی آبادی کی شرکت کے فروغ کیلئے کام کر رہا ہے۔ مثال کے طور پر یو ایس ایڈ نے گزشتہ تین برسوں کے دوران پچاس ہزار اساتذہ کی تربیت میں مدد دی اور نو ہزار والدین و اساتذہ کی تنظیموں کی اعانت کی۔ یہ پروگرام صرف سرکاری اسکولوں کیلئے ہیں اور متعدد علاقوں میں خصوصی طور پر توجہ دی جا رہی ہے جن میں سندھ اور بلوچستان کے بعض منتخب اضلاع شامل ہیں۔ ہم وفاق کے زیر اہتمام قبائلی علاقوں فانا میں 65 اسکول تعمیر

صاحب سے کئی ملاقاتوں کا بھی شرف ملا ہے جب میں امریکہ میں یونیورسٹی میں تھا اور میں نے بوٹن میں ان کے ایک مشاعرہ میں بھی شرکت کی تھی۔ قدیم اردو شاعر زیادہ مشکل ہیں خاص طور پر جب وہ مشکل فارسی تراکیب استعمال کرتے ہیں۔ پھر بھی میں کبھی کبھار غالب اور میر تقی میر جیسے شعراء کی غزلیں پڑھ لیتا ہوں جن کی شاعری حیران کن طور پر آج کے دور کی لگتی ہے۔

سوال: انسانی تاریخ میں پاکستان نسبتاً ایک نو وارد ملک ہے اور 1947ء میں معرض وجود میں آیا۔ کسی نے اس سے قبل یہ نام کبھی نہیں سنا تھا۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ بھی ایک نئی دنیا ہے اور خاصی تاخیر سے دریافت ہوئی تھی۔ بطور ایک امریکی آپ پاکستانی اور امریکی طرز زندگی کا کیسے موازنہ کریں گے؟

جواب: اگرچہ میں نے اپنی زندگی کے اہم ماہ و سال پاکستان میں بسر کئے ہیں، میرا خاندان امریکہ کے جنوبی حصہ میں وسطی جارجیا میں مقیم ہے جس کی اپنی ایک منفرد اور دلچسپ تاریخ اور ثقافت ہے۔ یہاں میں پھر یہ کہوں گا کہ ان میں مماثلت حیران کن ہے۔ مثال کے طور پر میرے والد تیرہ بہن بھائی تھے۔ وہ 1930ء کے عشرہ میں ایک بڑھئی اور ایک کاشتکار کے بیٹے کی حیثیت سے دیہی ماحول میں پلے بڑھے جو آج کے پاکستان کے بعض علاقوں کے ماحول سے زیادہ مختلف نہیں تھا۔

جنوبی ثقافت کے بعض دوسرے پہلو بھی پاکستان سے ملتے جلتے ہیں جن میں خاندان کو نہایت اہمیت دینا اور ان کی زندگیوں میں مذہب کا کردار بھی شامل ہے جو کمیونٹی میں یکجہائی کا احساس پیدا کرتا ہے۔ یہ اتفاق کی بات ہے مجھے بھی لوک موسیقی اچھی لگتی ہے جس میں زندگی، مذہب، محبت اور خاندان کی اہمیت اجاگر کی جاتی ہے اور یہی موضوعات عام طور پر پاکستانی موسیقی میں بھی پائے جاتے ہیں۔ میرے شیلف پر غالباً دوسری ڈیزرکھی ہیں جو میں اکثر سنتا ہوں۔ جن میں سے جوئی کیش اور دوسری نصرت فتح علی خان کی ہے۔

سوال: یو ایس ایڈ پاکستان میں قانون سازی کے عمل کے استحکام کے ایک منصوبہ کیلئے مالی امداد فراہم کر رہا ہے۔ موجودہ قومی و صوبائی اسمبلیوں کے ارکان گریجویٹ ہیں اور اسمبلیوں اور اپنے حلقوں کے بارے میں ذمہ داریوں سے بخوبی آگاہ ہیں۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ ان

ڈیری، ہارٹیکلچر، قیمتی پتھر اور زیورات، سنگ مرمر اور گرینائیٹ، فرنیچر اور آلات جراحی شامل ہیں۔ اس امداد سے پاکستان کی برآمدات میں اضافہ ہو رہا ہے اور ملک میں روزگار کے نئے مواقع پیدا ہو رہے ہیں۔ اس کے علاوہ، یو ایس ایڈ پاکستان میں مائیکروفنانس کو بھی فروغ دینے میں کردار ادا کر رہا ہے اور ملک بھر میں چھوٹے اور درمیانہ درجے کے کاروباروں کو 45 ملین ڈالر مالیت کے قرضے فراہم کرنے میں اعانت کر رہا ہے۔

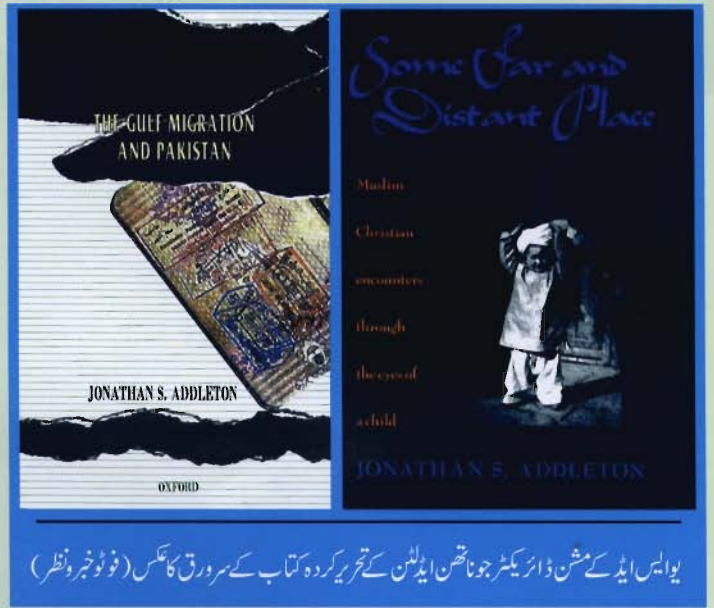
سوال: 1990ء کے عشرہ میں یو ایس ایڈ نے پاکستان میں اپنا کام اچانک بند کر دیا تھا۔ کیا مستقبل میں ایسا کوئی غیر متوقع اقدام ہو سکتا ہے؟

جواب: یو ایس ایڈ کو سالانہ بجٹ کانگریس کی جانب سے فراہم کیا جاتا ہے۔ 1990ء کی دہائی میں پریسلر ترمیم کی وجہ سے اسلام آباد میں یو ایس ایڈ کا مشن بند ہوا تھا تاہم اس پورے عرصہ میں یو ایس ایڈ کی جانب سے غیر سرکاری تنظیموں کو سہولت اور دیگر شعبوں میں امداد کا سلسلہ جاری رہا۔ جہاں تک موجودہ صورت حال ہے تو نئی کانگریس میں اس بات پر واضح طور پر اتفاق پایا جاتا ہے کہ پاکستان اور امریکہ کے مابین تعلقات اہم ہیں اور اقتصادی اور ترقیاتی معاملات ہمارے جاری اشتراک کار کا اہم حصہ ہیں۔

سوال: یو ایس ایڈ پاکستان کے لوگوں کے لئے بہت کام کر رہا ہے۔ مگر امریکی خارجہ پالیسی کے چند نکات یہاں پر موجود مقبول عوامی جذبات سے مطابقت نہیں رکھتے۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ پاکستان میں یو ایس ایڈ کی جانب سے کئے جانے والے تمام اچھے کام ان پالیسیوں کی بدولت اپنا اثر قائم نہیں رکھ پارہے ہیں؟

جواب: میں ایک امدادی کارکن ہوں کوئی سیاست دان نہیں ہوں۔ اگر ہم پاکستان کی نصف صدی سے زیادہ تاریخ کا مطالعہ کریں تو میں یہ کہوں گا کہ امریکہ اور پاکستان کے درمیان ترقیاتی اشتراک کار مفید اور اہم رہا ہے حتیٰ کہ اس وقت بھی جب دیگر معاملات پر وقتاً فوقتاً دونوں کے درمیان اختلافات ابھرتے رہے۔ اگر صرف ایک مثال لیں تو یو ایس ایڈ نے 1960ء کے عشرہ کے اواخر میں اور 1970ء کی دہائی میں پاکستان میں سبز انقلاب لانے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ ان برسوں میں بہت سے تھکیک پسند لوگوں کا یہ خیال تھا کہ پاکستان خوراک کے معاملہ میں کبھی خود کفیل نہیں ہو سکے گا۔ اب پاکستان باقاعدگی سے اپنی چاول اور گندم کی ضروریات پوری کرتا ہے اور بعض اوقات ان اجناس کو برآمد بھی کرتا ہے۔

ابھی حال ہی میں زلزلہ سے نمٹنے کی کوششوں سے گہری انسانی ہمدردی کا اظہار ہوا جو سیاست سے بالا جذبہ تھا۔ اس کہانی ایک ایک حصہ امریکی چینوک ہیلی کاپٹروں کی فوری آمد تھا جس کے باعث تاریخ کے سب سے بڑے ہیلی کاپٹر آپریشن کی راہ ہموار ہوئی جس میں ان گنت جانوں کو بچایا گیا اور ایک حصہ یو ایس ایڈ کی مالی اعانت سے غیر سرکاری تنظیموں کے ذریعہ علاقہ بھر میں فوری ہنگامی امداد کی فراہمی تھی۔ یہ کہانی ابھی جاری ہے اور ہم 200 ملین ڈالر سے تعمیر نو کا پروگرام کے ذریعہ آزاد کشمیر اور صوبہ سرحد کے زلزلہ زدہ اداروں میں آئندہ چار سالوں میں 200 اسکول اور 60 صحت کے مراکز از سر نو تعمیر کریں گے۔ اس منصوبہ کا نظریہ ہے پہلے سے بہتر تعمیر اور اس سلسلہ میں یو ایس ایڈ کی مالی اعانت تعمیر ہونے والے اسکول کا وزیر اعظم شوکت عزیز نے منسہرہ میں ڈاڈر کے مقام پر اکتوبر 2006ء میں افتتاح کیا جو دونوں ملکوں کے درمیان جاری تعمیراتی اشتراک کو ایک غیر معمولی خراج تحسین ہے۔



یو ایس ایڈ کے مشن ڈائریکٹر جوناٹن ایڈلٹن کے تحریر کردہ کتاب کے سرورق کا گیس (فونو خبر نظر)

کر رہے ہیں اور ان علاقوں میں کام کرنے والے اساتذہ کو وظائف فراہم کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ، یو ایس ایڈ وزیر تعلیم کے ساتھ مل کر اسلام آباد میں اور اس کے اردگرد شہری و دیہی علاقوں میں سرکاری اسکولوں کے مستحکم کرنے کیلئے کام کر رہا ہے۔

سوال: دیہی علاقوں اور چھوٹے قصبوں اور شہروں میں بیشتر لوگوں کو صحت عامہ کی سہولیات میسر نہیں ہیں۔ خاص طور پر عورتیں اور بچے وبائی امراض سے متاثر ہونے کے خطرات سے زیادہ دوچار ہوتے ہیں۔ یو ایس ایڈ اس سلسلہ میں پاکستان میں کیا کر رہا ہے؟

جواب: گزشتہ سال یو ایس ایڈ نے پاکستان میں صحت کے شعبہ میں لگ بھگ 45 ملین ڈالر فراہم کئے ہیں۔ یہاں میں پھر کہوں گا کہ ہم وفاقی اور صوبائی سطح پر اپنے اشتراک کاروں کے ساتھ مل جل کر کام کر رہے ہیں خاص طور پر پاکستان کے چاروں صوبوں کے منتخب اضلاع میں عورتوں اور بچوں کی صحت کو بہتر بنانے پر خصوصی توجہ دے رہے ہیں۔ مثال کے طور پر حکومت پاکستان نے دس ہزار دایوں کو تربیت دینے کا منصوبہ بنا رہی ہے۔ یو ایس ایڈ ان میں سے دو ہزار دایوں کو تربیت دے گا جن میں سے پانچ سو کی اٹھارہ ماہ کی تربیت شروع ہو چکی ہے۔ فائنا سیکرٹریٹ کے ساتھ مل کر ہم ملک کے اس دور افتادہ علاقہ میں ماؤں اور نوزائیدہ بچوں کو طبی سہولیات فراہم کرنے کا منصوبہ بھی شروع کیا ہے۔

سوال: پاکستان ایک تیزی سے پھلتی پھولتی معیشت والا ایک ترقی پذیر ملک ہے۔ تاہم اقتصادی ترقی اور کے اثرات عام آدمی تک پہنچنے نہیں نظر آ رہے۔ آپ کے خیال میں حکومت پاکستان کو عوام کو بنیادی ضروریات فراہم کرنے کیلئے کیا اقدامات کرنے چاہئیں؟

جواب: اقتصادی ترقی کا مطلب مزید روزگار بھی ہونا چاہیے۔ ایک تیزی سے مسابقت کی جانب گامزن دنیا میں تربیت یافتہ افرادی قوت جزو لاینفک ہے۔ اس حوالے سے ایک ملک کی اپنی نئی نسل کو تعلیم دینے اور ایک ایسا معاشرہ تشکیل دینے کی صلاحیت میں واضح تعلق ہے جو ان بچوں کو ورثہ میں ملے گا جب وہ جوان ہوں گے۔ جہاں تک اقتصادی ترقی کا تعلق ہے یو ایس ایڈ کے پروگرام میں چھ شعبوں پر خصوصی توجہ دی گئی ہے جہاں پاکستان کو بین الاقوامی مسابقت کیلئے تیار ہونا چاہیے۔ ان میں



امریکہ کی جانب سے پاک بحریہ کو

پی تھری سی طیارہ کی فراہمی

امریکہ نے کراچی میں 18 جنوری کو دشمن کے ٹھکانوں کا پتہ چلانے والا پہلا پی۔ تھری سی اورین طیارہ پاک بحریہ کے حوالے کیا۔ کراچی میں امریکہ کی قائم مقام توصل جنرل کے اینسکی نے طیارے کی دستاویز پاک بحریہ کے کمانڈر ندیم قریشی کو پیش کیں۔

توصل جنرل کے اینسکی نے اس موقع پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ اور پاکستان دہشت گردی کے خلاف جنگ میں مضبوط اتحادی ہیں اور پاک بحریہ کے بیڑے میں پی تھری سی طیارہ کی شمولیت اس قریبی تعلق کی غماز ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ اس طیارہ سے پاکستان کی دفاعی صلاحیتیں بہتر ہوں گی اور اُن میں اضافہ ہوگا۔

پاک بحریہ کے چیف آف نیول اسٹاف وائس ایڈمرل محمد ہارون نے پاک امریکی مستحکم تعلقات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ اورین طیارہ جسے دشمن کے ٹھکانے پتہ چلانے، آبدوزوں اور بحریہ جہازوں کو تباہ کرنے کیلئے تیار کیا گیا ہے مستقل باہمی تعاون کا حقیقی آئینہ دار ہے۔

انہوں نے کہا کہ پی تھری سی طیارہ کی شمولیت سے پاک بحریہ کی قوت میں اضافہ ہوگا اور بحیرہ عرب کے شمال میں نگرانی کی صلاحیت بھی بڑھے گی۔

پی تھری سی اورین چار انجن کا حامل جدید طیارہ تمام موسموں میں قابل استعمال ہے اور بنیادی طور پر دشمنوں کے ٹھکانوں کا پتہ چلانے کیلئے تیار کیا گیا ہے۔ ہتھیار لے جانے کی غیر معمولی صلاحیت سے لیس ہونے کے باعث پی تھری سی "ایزیورن ڈسٹرائز" کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔



لاہور میں امریکی قونصل خانہ کے پرنسپل آفیسر برائن ہنٹ اور شعبہ امور عام کی آفیسر
کیٹھلین ہیگن قائد اعظم لائبریری میں امریکی تاریخ کے کورس کے شرکاء کے ہمراہ (فونو غر و نظر)



لاہور میں امریکی قونصل خانہ کے زیر اہتمام امریکی تاریخ کے ایک جائزہ پر مبنی 5 روزہ
کورس یکم دسمبر 2006ء کو اختتام پذیر ہوا۔ ایک سو سے زیادہ یونیورسٹی کی سطح کے طالب علم
جن میں بیشتر مستقبل میں سرکاری افسر بننے کے خواہاں ہیں نے قائد اعظم لائبریری میں منعقد
ہونے والے اس کورس میں شرکت کی۔ امریکی قونصل خانہ کے پرنسپل آفیسر برائن ہنٹ نے
کورس کے اختتام پر شرکاء میں اسناد تقسیم کیں۔

کورس کے شرکاء کو امریکہ کی بطور سلطنت برطانیہ کی ایک باجگزار ریاست سے لے کر
اس کے جمہوری اداروں کی ارتقاء، خانہ جنگی اور دوسری جنگ عظیم کے بعد ایک بڑی طاقت کی
حیثیت سے نمودار ہونے کے بارے میں عہد بہ عہد بتایا گیا۔ لیکچرز کا اختتام امریکی سفارتی
تاریخ اور عصر حاضر خصوصاً جنوبی ایشیا میں امریکہ کے کردار کے بارے میں بحث و مباحثہ پر ہوا۔
ممتاز پاکستانی اسکالرز ڈاکٹر حسن عسکری رضوی، ڈاکٹر عارفہ سیدہ زہرا اور پروفیسر سجاد
نصیر نے اپنے لیکچرز میں امریکی تاریخ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ لاہور میں امریکی
قونصل خانہ کے جن افسران نے لیکچرز دیئے ان میں پرنسپل آفیسر برائن ہنٹ افسر امور عامہ
کیٹھلین ہیگن، پولیٹیکل آفیسر ڈاکٹر امانڈا ایلز اور علاقائی امور کے افسر بیل شنگلٹن شامل
ہیں۔

اس کورس کا بنیادی مقصد پاکستانی طالب علموں کو ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی تاریخ
سے اجمالی طور پر روشناس کرانا تھا۔ یہ کورس 1988ء سے لگ بھگ ہر سال منعقد کرایا
جاتا ہے۔

لاہور میں
امریکی قونصل خانہ
کے زیر اہتمام

امریکی تاریخ

کے کورس کا انعقاد



پشاور یونیورسٹی میں امریکی اعلیٰ تعلیم کے بارے میں مباحثہ

پشاور میں امریکی قونصل خانہ میں شعبہ امور عامہ کے افرمائیکل ایبل نے 6 فروری 2007 کو پشاور یونیورسٹی میں واقع لنکن کارنر میں ایک مباحثہ سے خطاب کیا جس کا موضوع تھا "امریکی اعلیٰ تعلیم - آپ کہاں جاسکتے ہیں؟ آپ کیا پڑھ سکتے ہیں؟ اور کیسے داخلہ لے سکتے ہیں؟" لگ بھگ 80 طالب علموں اور اساتذہ نے اس غیر رسمی مباحثہ میں شرکت کی۔ گفتگو میں امریکہ میں مختلف اعلیٰ تعلیمی اداروں اور ڈگریوں کی اقسام کے بارے میں بتایا گیا اور مناسب اسکول تلاش کرنے اور مقابلتاً بہتر درخواست تیار کرنے کے متعلق مفید مشورے دیئے گئے۔

مائیکل ایبل نے طالب علموں کو نصیحت کی کہ وہ پشاور یونیورسٹی میں واقع لنکن کارنر کو استعمال کرتے ہوئے آن لائن وسائل سے فائدہ اٹھائیں اور اپنی ضرورت کے مطابق یونیورسٹیوں کو تلاش کریں اور مالی امداد کیلئے بھی ماخذ ڈھونڈیں۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ پاکستان میں دنیا بھر کے سب سے بڑے دو طرفہ فل برائیٹ پروگرام کو چلا رہا ہے تاہم مختلف یونیورسٹیوں کی جانب سے بھی مالی امداد دستیاب ہے۔

سوال و جواب کے ایک طویل سیشن کے دوران طالب علموں نے معیاری امتحانات، ویزہ اور امریکہ میں زندگی کے بارے میں سوالات کئے۔ اس سوال کے جواب میں کہ امریکہ غیر ملکی طالب علموں کو کیوں بلانا چاہتا ہے، مائیکل ایبل نے کہا کہ کمرہ جماعت میں غیر ملکی طالب علموں کی موجودگی سے بحث و مباحثہ اور دیگر غیر نصابی سرگرمیوں زیادہ بھرپور ہو جاتی ہیں۔ اس لئے امریکہ پاکستان اور دنیا بھر سے طالب علموں کو خوش آمدید کہتا ہے۔

امریکہ میں تعلیم حاصل کرنے کے خواہاں طالب علم ایجوکیشن یو ایس اے کی ویب سائٹ www.useducation.com.pk کا مطالعہ کریں یا پاکستان میں تین لنکن کارنرز جو پشاور یونیورسٹی، اسلام آباد میں اسلامی یونیورسٹی اور کراچی میں رنگون والا میں واقع ہیں سے رجوع کریں۔



یو ایس ایجوکیشنل فاؤنڈیشن پاکستان کی سربراہ ڈاکٹر گریس کلارک ادارے کے سابق سربراہ پیٹر ڈاؤ کے اعزاز میں ایک تقریب میں اظہار خیال کر رہی ہیں۔

یونائیٹڈ اسٹیٹس ایجوکیشنل فاؤنڈیشن ان پاکستان نے اتوار 5 فروری کو آئندہ سال 2008ء کیلئے فل برائیٹ ایڈوانسڈ ڈگری کے وظائف کیلئے درخواستیں موصول کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اس سال پاکستان میں فل برائیٹ پروگرام کے تحت ماسٹر ڈگری اور پی ایچ ڈی ڈگری کے 160 وظائف دیئے جائیں گے۔

پاکستان میں امریکہ کے سفیر رائن سی کرو کرنے کہا ہے کہ حکومت امریکہ کو پاکستان میں فل برائیٹ کمیشن اور یونائیٹڈ اسٹیٹس ایجوکیشنل فاؤنڈیشن ان پاکستان کی کارکردگی پر فخر ہے جو طویل عرصہ سے نہایت دیانت داری کے ساتھ کھلے مقابلہ کے ذریعہ بہترین امیدواروں کے چناؤ میں مصروف عمل ہیں۔

پاکستان میں فل برائیٹ اسکالرشپ پروگرام دنیا کے 141 فل برائیٹ پروگراموں میں اپنی نوعیت کا سب سے بڑا پروگرام ہے جو امریکہ میں منظور شدہ جامعات میں ٹیوشن فیس کے ساتھ ساتھ درسی کتابوں، ہوائی جہاز کا کرایہ، روزمرہ کے اخراجات اور صحت کے بیمہ کیلئے مالی امداد فراہم کرتا ہے۔ یو ایس ایجوکیشنل فاؤنڈیشن ان پاکستان ویزہ کے حصول میں بھی مدد دیتا ہے۔

پاکستان میں یو ایس ایجوکیشنل فاؤنڈیشن ان پاکستان کی ایگزیکٹو ڈائریکٹر ڈاکٹر گریس کلارک نے کہا ہے کہ فل برائیٹ پروگرام حکومت امریکہ کی مالی اعانت سے چلنے والے تمام تعلیمی اور تبادلہ پروگراموں میں سب سے بڑا پروگرام ہے۔ انہوں نے کہا کہ فل برائیٹ پروگراموں کا مقصد دنیا بھر میں امریکہ کے عوام اور دوسرے ملکوں کے لوگوں کے درمیان باہمی مفاہمت کو فروغ دینا ہے۔

خواتین، اقلیتیں اور بلوچستان، سندھ، سرحد، فانا اور شمالی علاقوں سے تعلق رکھنے

2008ء کیلئے

160

FULBRIGHT

وظائف کا اعلان



امریکی سفارتخانہ کے
ڈپٹی چیف آف مشن پیٹر بوڈی
(دائیں جانب) بھی تقریب میں شریک ہیں

دس دیگر وظائف پی ایچ ڈی کی چار سال کی تعلیم کیلئے امریکی محکمہ خارجہ کی مالی اعانت سے فل براہیٹ ریگولر اسٹوڈنٹ پروگرام کے تحت دیئے جائیں گے۔ اس پروگرام میں آرٹس اور سماجی علوم کے مضامین شامل ہیں۔ کلینکل میڈیکل شعبوں کے اسٹیڈی کے ساتھ تمام مضامین میں پی ایچ ڈی کے دونوں پروگراموں کیلئے درخواست دی جاسکتی ہے۔ پی ایچ ڈی پروگراموں کیلئے 18 سال کی رسمی تعلیم مکمل کرنا ضروری ہے۔

یو ایس ایجوکیشنل فاؤنڈیشن ان پاکستان دوہلی کمیشن ہے اور اس کا نصب العین پاکستان اور امریکہ کے عوام کے مابین تعلیمی تبادلوں کے پروگراموں کے ذریعہ باہمی مفاہمت کو فروغ دینا ہے۔ فاؤنڈیشن کے پروگراموں میں امریکہ اور پاکستان میں اعلیٰ تعلیمی تجربہ پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔

امریکہ اور پاکستان کی دوہری شہریت رکھنے والے اور وہ لوگ جن کے شریک حیات، والدین، مگنیتیر یا 18 سال سے زیادہ عمر کے بچے اگر امریکی شہری ہیں یا مستقل طور پر امریکہ میں رہائش پزیر ہیں ان وظائف کیلئے نااہل ہیں۔ فل براہیٹ ادارہ یا امریکی محکمہ خارجہ کے ملازمین، ان کے شریک حیات، مگنیتیر، بہن بھائی، زیر کفالت افراد، بچے اور والدین بھی ان وظائف کیلئے نااہل ہیں۔ علاوہ ازیں یو ایس ایڈ کے ملازمین، ان کے شریک حیات، مگنیتیر، بہن بھائی، زیر کفالت افراد، بچے اور والدین بھی یو ایس ایڈ کے ماسٹرز ڈگری اور اسی طرح یو ایس ایڈ اور ہائیر ایجوکیشن کمیشن کے ملازمین، ان کے شریک حیات، مگنیتیر، بہن بھائی، زیر کفالت افراد، بچے اور والدین بھی ہائیر ایجوکیشن کمیشن کے پی ایچ ڈی پروگرام کیلئے نااہل ہیں۔

ان پروگراموں اور امتحانات اور مشاورتی خدمات کے بارے میں مزید معلومات کیلئے یو ایس ایجوکیشنل فاؤنڈیشن ان پاکستان کی ویب سائٹ www.usefpakistan.org یا یو ایس ایجوکیشنل فاؤنڈیشن ان پاکستان پوسٹ بکس نمبر 1128، اسلام آباد کو تحریر کریں۔

والے طالب علموں کی ان وظائف کیلئے خصوصی طور پر حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ جو لوگ ڈگری پروگراموں کیلئے فل براہیٹ گرانٹس کے حصول کے خواہاں ہیں وہ فوری طور پر پی آر ای اور ٹافل کے امتحانات کیلئے خود کو رجسٹر کرائیں کیونکہ یہ درخواست جمع کرانے کیلئے ضروری ہیں۔

طالب علم ماسٹر اور پی ایچ ڈی پروگرام کیلئے درخواست دے سکتے ہیں۔ ماسٹر پروگرام کیلئے مالی اعانت یو ایس ایڈ فراہم کرتا ہے۔ فل براہیٹ ایو ایس ایڈ ماسٹر پروگرام امریکہ میں ماسٹرز ڈگری کیلئے گریجویٹ کی تعلیم کی دو سال کی تعلیم کیلئے وظیفہ فراہم کرتا ہے۔ تمام مضامین کیلئے کلینکل میڈیکل کے شعبوں کے اسٹیڈی کے ساتھ درخواستیں دی جاسکتی ہیں۔ ماسٹرز ڈگری کیلئے لگ بھگ 100 وظائف دیئے جائیں گے۔ ماسٹرز پروگرام کے درخواست گزاروں کیلئے رسمی تعلیم کے 16 سال کی مکمل تعلیم درکار ہے۔

حکومت پاکستان کا ہائیر ایجوکیشن کمیشن اور یو ایس ایڈ فل براہیٹ ایچ ای سی / یو ایس ای پی ایچ ڈی پروگرام کیلئے فنڈز فراہم کرتے ہیں۔ اس پروگرام کے تحت چار سال تک کی تعلیم کیلئے امداد فراہم کی جاتی ہے اور اس میں اطلاقی سائنسز، زراعت، صحت، معاشیات، علم التعلیم اور اقتصادی ترقی کے مضامین کو خصوصی ترجیح دی جاتی ہے۔ ایسے تقریباً 50 وظائف دیئے جائیں گے۔



تقریب میں فل براہیٹ اور ہمفری اسکالرشپس کے سابق طالب علم

